

عرب قبل اسلام کے سیاسی حالات

گزشتہ سے پیوستہ

اس شہری ریاست کا ایوان حکومت دارالندوہ تھا۔ قریش اسی میں بیٹھ کر باہمی مشورے سے ہر قسم کے اجتماعی، تجارتی، عدالتی اور سیاسی معاملات کے فیصلے کرتے تھے۔ اس کا دروازہ بیت اللہ کی جانب کھلتا تھا۔ قریش اعلان جنگ کرتے تو علم جنگ ہمیں بلند کیا جاتا تھا، تجارت کے قلعے روانگی سے پہلے یہیں آتے تھے اور رجب والی سال آتے تو یہاں حاضری دے کر اپنے گھروں کو جاتے تھے۔ دارالندوہ کی رکنیت کی عمر چالیس سال تھی۔ صرف قصی کے بیٹے اس سے مستثنیٰ تھے۔

قریش کے مختلف بطون کہ کے مختلف محلوں میں آباد تھے، ہر محلے کی ایک الگ مجلس محلہ ہوتی تھی جسے الناری کہتے تھے۔ قریش ہر سال اپنے مال میں سے ایک رقم نکال کر علیحدہ کر دیتے تھے جس سے امام حج میں مکہ آمدنی کے مقامات پر حاجیوں کے خورد و نوش کا انتظام کیا جاتا تھا۔ اس محصول کو رفاہہ کہتے تھے۔ اسی طرح سے ایک جماعت اس بات پر مقرر تھی کہ فائدہ کعبہ میں شور و غل اور گالی یا جھگڑا نہ کیا جائے اور ایسا کرنے والوں کو یہ جماعت مزادیتی تھی۔

۴۱ عہد نبوی میں نظام حکمرانی ۱: ۲۲۸ و ۳۱

۴۲ عہد نبوی میں نظام حکمرانی ۱: ۳۹

۴۳ الطبقات الکبریٰ ۶۶: ۷۳۔

قریش کی اس شہری ریاست اور اس معیشت ترکیبی کو دیکھ کر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ انھوں نے ایک منظم اور باقاعدہ نظام قائم کیا تھا جو زندگی کے تمام امور پر محیط تھا۔ سیاسی، جنگی، عدالتی مذہبی اور اجتماعی امور مشورہ یا جمعی سے انجام پاتے تھے اور قریش تمدن کے لحاظ سے اس عہد کی دوسری قوموں سے پیچھے نہ تھے۔

عرب قبل اسلام کے معاشی حالات

کسی ملک کے جغرافیائی عمل وقوع، آب و ہوا اور سیاسی حالات اس کے باشندوں کی معیشت پر سب سے زیادہ اثر انداز ہوتے ہیں۔ صفات گذشتہ میں عرب قبل اسلام کے جغرافیائی اور سیاسی حالات کا ایک اجمالی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ ان کی روشنی میں عرب کی معاشی حالت کا اندازہ لگانا چنداں دشوار نہیں۔

عرب کے جنوبی حصے جہاں فطرت نسبتاً چرباں تھی اور جہاں زندگی کی سہولتیں کسی قدر میسر تھیں۔ وہاں تمدن حکومتیں قائم ہوئیں اور معیشت کے وسائل مثلاً تجارت و زراعت کو فروغ ہوا۔

تجارت: جنوبی عرب کے تاجروں نے بحری تجارت میں خاصی ترقی کی اور دنیا کی دوسری قوموں سے ان کے تعلقات قائم ہوئے۔ یہ تاجر اپنے ملک کی پیداوار میں تجارت (توشہ بوار و مصلحے) کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل تھی۔ بیرون ملک لے جاتے اور وہاں سے ان ملکوں کی پیداوار اپنے ملک میں لاتے تھے۔

عرب تاجروں کے تجارتی کاروان زمانہ سموم سے مصر، شام، روم، عراق و ایران کے فضلی کے سفر کرتے اسی طرح اذلقہ و جنوبی ہند سے ہوتے ہوئے چین کے ساحلوں تک ان کے سمندری بیڑے جاتے تھے۔ جنوبی ہند سے عرب تاجر جو سامان لاتے ان میں تواروں کے علاوہ جو سارے عرب میں اپنی خوبی کے لئے مشہور تھیں۔

اور السیف المہند (ہندی تلوار) کے نام سے موسوم تھیں۔ ادویہ تو خشک جوار و مصلحے شامل تھے۔ ان کے نام آج بھی عربی زبان میں محفوظ ہیں اور قدیم تعلقات کی نشاندہی کرتے ہیں مثلاً (فلفل) کننگ، پھل یا کرن پھول) لونگ، اطریقل (تری پھل) فلفل (پمپلی) سیاہ مرچ، کافور (کپور) مندل (چندن) وغیرہ اور بعض ایسی اشیاء جن کے نام میں ہندی نسبت ان کے ہندی الاصل ہونے کی جانب اشارہ کرتی ہے مثلاً عود ہندی (اگر)

قسط ہندی (کٹ یا کٹھ) تر ہندی (الی) وغیرہ ۴۴۔

عرب میں تجارت کے ذریعہ ان میلوں کو بڑی اہمیت حاصل ہے جو ایک مربوط نظام کے تحت چلتے ہیں۔
 قحطیوں سے پورے ملک میں لگتے تھے۔ ۱۶۱۱ء مرزوقی کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر ملکی تاجروں
 کی بھاری کھسپ ہر سال عرب کے میلوں میں شرکت کرتی، اپنے اپنے ملک کا سامان لاتی اور یہاں اپنے
 کام اپنے وطن لے جاتی تھی۔ مرزوقی کے بیان سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ عرب میں تیرہ بڑے بڑے
 مقامات پر میلے لگتے تھے جن کا سلسلہ سرحد شام پر واقع دو مترا جزدل سے شروع ہو کر عرب کے جنوبی
 سرے تک پہنچتا تھا۔ ان بازاروں میں عراق و شام، ازبک، ہندوستان اور چین کا مال آتا تھا اور یہاں سے
 عرب کے بخورات، چمڑے کی مصنوعات اور چاندی ان ملکوں کو جاتی تھی۔ یہاں عام تاجروں ہی کا نہیں بلکہ عرب
 کے امرا کا ان تجارت بھی بکنے کے لئے آتا تھا۔ ۴۵۔

جائز میں آباد قبیلہ قریش کی معاش کا دار مدار تجارت پر ہی تھا۔ قریش کے تجارتی قافلے شام، روم،
 عراق، یمن اور حبشہ تک جاتے تھے۔ عہد مناف کے بیٹوں نے اس نظام کو نہایت مربوط بنیادوں پر قائم کیا تھا۔
 چنانچہ ہاشم نے ملک شام (رومیوں اور عسائیوں) سے، جرہم سے بنی شامی اکبر (بادشاہ حبشہ) سے، مطلب
 نے بنو حمر (شامی یمن) سے اور نوفل نے کسریٰ (شہنشاہ ایران) سے عراق و فارس میں تجارت کے پروانے
 حاصل کئے۔ خود ہاشم نے قریش کے کاروان تجارت کے لئے موسم گرما و موسم سرما میں سفروں کی تعیین کی۔
 چنانچہ ان کا ایک قافلہ سردیوں میں یمن و حبشہ جاتا تھا اور موسم سرما میں دوسرا قافلہ شام و غزوہ کا سفر کرتا تھا۔
 یہ قافلہ کبھی کبھی انقوہ تک پہنچ جاتا تھا۔ ۴۵۔

قریش کے انہیں تجارتی کاروانوں کا تذکرہ قرآن مجید کی سورہ قریش میں کیا گیا ہے۔ قریش کے کاروان تجارت
 میں مردوں کے علاوہ عورتیں بھی حصہ لیتی تھیں اور اپنے کامندوں کے ذریعہ اسباب تجارت باہر بھیجتی تھیں۔
 قریش کی تجارت اندرون عرب میں تھی وہ سامان لے کر مختلف قبائل میں جاتے اور مقامی ضروریات پوری کرتے اور
 نفع کماتے تھے۔ قریش بن حیرہ کی تجارت کرتے تھے ان میں چمڑے کی مصنوعات اور چاندی کی بنی ہوئی چیزوں
 کے علاوہ غلام اور باندیاں بھی ہوتی تھیں اور کپڑا وغیرہ بھی۔ ۴۷۔

۴۵ الازمندہ الاکنہ ۲: ۱۶۱-۱۶۸، الطبقات الکبریٰ ۱: ۱۲۶ و ۱۲۷۔

۴۶ تاریخ الرسول والموک ۲: ۲۵۲، والطبقات الکبریٰ ۱: ۷۳، ۷۵۔

۴۷ القرآن سورہ قریش پارہ تیس، دارض القرآن ۲: ۱۳۶، ۱۳۸۔

ایک ایسے ملک میں جہاں کوئی مرکزی نظام حکومت نہ تھا۔ اور قبائل لاتاقانویت کو ہی ملک کا سب سے موثر قانون سمجھتے تھے، تجارتی کاروانوں کا ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہنچنا اور ملک کے ایک سرے سے دوسرے تک حفاظت آنا جانا، سب سے پیچیدہ مسئلہ تھا۔ اسے حل کرنے کی غرض سے یہ طے کیا گیا تھا کہ سال کے چار مہینوں میں کشت و خون حرام قرار دیا گیا اور انہیں اشہر موم (یعنی موم مہینوں) کہا جاتا تھا۔ اس زمانے میں امن و سکون کے ساتھ سامان اور اشخاص نقل و حرکت کر سکتے تھے۔ اس کے علاوہ یہ طریقہ بھی رائج تھا کہ مختلف مقامات پر جو جمع بازار لگتے اور وہاں تاجر ملتے وہ قرب و قریب کے طاقت ور عرب قبیلے کی حفاظت میں ہوتے تھے۔ وہ اس حفاظت کے عوض اور نیز ایک جگہ سے دوسری جگہ تک سامان پہنچانے کی کچھ اجرت بھی لیتے تھے جسے خفار دہتے تھے۔ ۴۸۔

زراعت: عرب کے وہ خطے جہاں بارش ہوتی تھی یا آب پاشی کے لئے جہاں بندیا کنویں موجود تھے۔ وہاں زراعت ہوتی تھی۔ یمن میں پہاڑوں کے درمیان بندیا ندر کا پانی کا ذخیرہ کر لیا جاتا تھا۔ اور پھر اسے آپ پاشی کے لئے کام میں لایا جاتا تھا۔ یمن کے ان بندوں میں اس بند سے جو نارب کے مقام پر باندھا گیا اور سد نارب یا موم نارب کے نام سے موسوم ہوا۔ عرب چاہلیز کی سینکڑوں داستانیں وابستہ ہیں۔ اس بند کے ذریعہ ملتی نامی دو پہاڑوں کے پہنچ میں ۱۵ فٹ لابی اور ۵ فٹ چوڑی دیوار بنا کر وادی اذینہ میں بارش کا پانی جمع کر لیا جاتا تھا۔ اس بند کی دیواروں میں اوپر نیچے بہت سی کھڑکیاں تھیں جنہیں حسب ضرورت کھولا اور بند کیا جاتا تھا۔ نارب کے بند کی وجہ سے یمن میں زراعت کو کافی فروغ ہوا۔ اور باغوں کے لیے سلسلے قائم ہو گئے جن سے پورا علاقہ بہشت زاد بن گیا قرآن میں سبا کی اس »جنت« کا تذکرہ موجود ہے۔ ۴۹۔

یمن میں گہوؤں کی کاشت ہوتی تھی۔ یمانہ، نجد، شرب اور فیہر وغیرہ میں بھی کھیتی باڑی کی جاتی تھی۔ خصوصاً یمانہ کا علاقہ واز مقدار میں غلہ پیدا کرتا تھا۔ اور اہل مکہ کو یہیں سے غذائی اجناس جیبا ہوتی تھیں۔ نخلستانوں میں بھی گہوؤں بویا جاتا تھا۔ اسی طرح گھوڑوں کو کھلانے کے لئے جو کی بھی کاشت ہوتی تھی۔

کہیں کہیں بوار اور اجرہ بھی بویا جاتا تھا۔ عمان اور الحساء میں چادل پیدا ہوتا تھا جنوبی ساحلی علاقوں خصوصاً الہرم میں لبان کے درخت بکثرت تھے۔ عسیر کی قاصی پیداوار صمغ عربی گوند تھی۔ صحرائی درختوں میں ببول کی مختلف

افسار پائی جاتی تھیں جن میں سے بعض سے عمدہ قسم کا کوئلہ اور بعض سے اچھے قسم کی گوندہ حاصل ہوتی تھی۔
 حجاز میں طائف اور اس میں قرب و جوار کا علاقہ جو سطح سمندر سے چھ ہزار فٹ بلندی پر واقع ہے نہایت شاداب
 و درخیز ہے۔ یہاں غلے کے علاوہ اعلیٰ قسم کے پھل پیدا ہوتے ہیں جن میں انجیر، زیتون، سیب، خوبانی،
 آلوچہ، ناشپاتی، سنتر، لیموں اور فریزہ شامل ہیں۔ طائف انگور کی کاشت کے لئے اور اس سے شراب بنانی
 کے لئے بھی شہرت رکھتا تھا۔ یہاں پہاڑوں میں عمیق شہد بھی پیدا ہوتا ہے۔ طائف کا گلاب دھند دور مشہور
 تھا اور اہل مکہ کے استعمال میں آتا تھا۔ روسائے مکہ کے یہاں باغات تھے۔ عرب کے خلیفوں کی خاص پیدا
 دار کھجور ہے، مدینہ کے کھجور کے باغات بطور خاص مشہور تھے۔ یہاں کم و بیش سو قسم کی کھجوریں ہوتی تھیں۔ اسی طرح
 عرب کے ساحلی علاقوں میں ٹھیلوں اور موتیوں کے نکالے جانے کا بھی انتظام تھا جن میں حضرت موت و عمان کو خاص
 اہمیت حاصل تھی۔ مگر بحیثیت عرب کے غلے کی پیداوار مقامی آبادی کے لئے ناکافی تھی۔ اسی لئے شام و عراق
 کے تاجر حجاز کے شہروں میں غلے لاتے اور فروخت کرتے تھے اس کے علاوہ مقامی تابو بھی بین، یمامہ و عراق سے
 غلہ کا بیوپار کرتے تھے۔ ۵۰۔

صنعت و حرفت

عربوں کو طبعاً صنعت و حرفت سے نفور تھا مگر ملک کے مختلف حصوں میں اس
 کا وجود تھا۔ بین میں پارچہ بانی کی صنعت قدیم سے تھی اور بین چادریں خاص اہمیت کی مالک تھیں۔ اسی طرح
 طائف میں چمڑا کمانے کے کارخانے تھے اور اسے بلد الدباغ یعنی چمڑے پر دباغت کرنے والوں کا شہر کہا جاتا
 تھا۔ شراب کی کشتی اور گلاب کے عطریات کی تیاری کے لئے بھی طائف کا شہر شہرت رکھتا تھا۔ جرش میں
 منجیق تیار کی جاتی تھی سین اور مشارف شام (عرب کدوہ علاقے جو سرحد شام پر واقع تھے) میں آہن گری کا نہایت
 عمدہ کام ہوتا تھا اور یہاں کی تلاریں مشہور تھیں۔ خود کہ جو تاجروں کا شہر تھا صنعت و حرفت سے خالی نہ تھا۔
 چنانچہ بعض اشراف قریش تک بعض پیشوں سے منسلک تھے مثلاً حضرت سعد بن ابی وقاص تیر تیار کرتے تھے۔
 ابو جہل کا بھائی عاص بن ہشام اور حضرت خالد بن ولید کے باپ مغیرہ لوہار تھے۔ حضرت زبیر کے والد عوام
 اور عثمان بن طلحہ کلید بردار کعبہ و درزی کا کام کرتے تھے۔ عقبہ بن ابی وقاص بڑھی کا کام کرتا تھا۔ حضرت عرب بن مال
 کا باپ عاص بن دائل بیطاری تھا۔ اسی طرح مدینہ کے بنو قینقاع زرگر تھے۔ ۵۱۔

۵۰۔ ارض القرآن ۲: ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲

گلد بانی

صحرائے عرب کے خاص پالتو جانور بھیڑ بکریاں، اونٹ، گدھے اور گھوڑے تھے۔ عربوں کا بالعموم اردو بدوی کا بالخصوص یہی پیشہ تھا۔ ان کی دولت کا انحصار انہیں مویشیوں پر تھا۔ عرب کے مال تجارت میں دیگر اشیاء کے ساتھ بھیڑ بکری اور گھوڑے بھی ہوتے تھے۔ بھیڑ بکری اور اونٹ بدوی کی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی تھے ان کا دودھ اور گوشت اس کی خوراک، ان کا چمڑا اور ان اسی کا لباس اور اسی کا خیمہ تھے۔ چارے اور پانی کی تلاش میں براہ کھج کرتے رہنا اور مستقل بسنے لبا کر ایک جگہ نہ رہنا اس گلد بانی کا سبب تھا مگر مستقل آبادیوں میں رہنے والوں کی دولت و ثروت کا مدار بھی یہی حالو تھے۔ ۵۲۔

لوٹ مار

عربوں خاص کر بدوی اور نیم حضری قبائل کی معیشت کا ایک ذریعہ لوٹ مار بھی تھا۔ ایک قبیلہ دوسرے قبیلے کو اور اجنبی کا روادوں کو لوٹ لیتا تھا۔ جس سے ان کی معاش کی ایک صورت نکل آتا کرتی تھی اس سے ایک فائدہ یہ بھی ہوتا تھا کہ ان حملوں میں اور لڑائیوں میں لوگ مارے جاتے تھے جس سے آبادی کم ہوتی تھی اور ملک کی معیشت پر زیادہ آبادی کا بوجھ بھی کم پڑتا تھا۔ بہر کیف لوٹ مار بدوی اور نیم بدوی قبائل کے لئے معاش کا ایک اہم وسیلہ شمار ہوتا تھا۔ ۵۳۔

اسلام سے پہلے عربوں کے معاشرتی حالات

عرب کی آبادی کو طرز بود و ماند کے لحاظ سے دو گروہوں میں تقسیم کیا جاتا ہے ایک بدوی اور دوسرا حضری بدوی وہ گروہ ہے جو کسی مستقل آبادی میں نہیں رہتا، گلد بانی پر اس کی معیشت کا دار و مدار ہوتا ہے۔ اور چارے اور پانی کی تلاش میں ایک مقام سے دوسرے مقام کی جانب کوچ کرتا رہتا ہے اس کے برعکس حضری وہ لوگ ہیں جو مستقل بسیتوں میں رہتے ہیں۔ عرب جاہلیہ کی آبادی کا کم و بیش پانچواں حصہ مستقل آبادیوں میں اقامت پذیر تھا۔ ایسی بسیتیاں یمن اور جنوبی عرب میں بکثرت تھیں۔ لیکن وسطی اور شمالی عرب میں ان کی تعداد کچھ زیادہ نہ تھی۔ حجاز میں مکہ، مدینہ اور طائف کے شہروں کے علاوہ خیبر، وادی القریٰ، ذک و غیرہ ایسے

۵۲۔ History of Arabia, PP 20 & 21

۵۳۔ History of Arabia, PP 25 - 27

قبسات تھے جہاں مستقل بستیوں تھیں۔ مگر آبادی کی یہ تقسیم چنداں اثر نہ تھی۔ کیونکہ بدوی مستقل بستیوں میں بستے رہتے تھے اور جو لوگ ان بستیوں کے باسی تھے ان میں بھی بدوی خصال موجود تھے۔ اس طور سے یہ آبادیاں بھی نیم بدوی نیم حضری ازاد پرتخت تھیں اور عام حالات میں سیر و بیاض اثرات سے محفوظ تھیں۔ بدوی آبادی سے متعلق یہ بات بھی ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ عرب کا یہ بدو خانہ بدوش اور چکر لگانے کا دلدادہ نہ تھا بلکہ معاشی ضروریات سے مجبور ہو کر زندگی کی سخت ترین جدوجہد میں وہ ایسے مقامات تک پہنچنے کی کوشش میں مصروف رہتا تھا جہاں اسے اور اس کے مویشیوں کو جینے کا سہارا مل جائے۔ اس لئے جب کسی مقام کو کچھ دنوں قیام کے بعد معاشی مجبوریوں کے تحت چھوڑنا پڑتا تھا تو اس کے فراق پر وہ رنج و غم کے جذبات کا اظہار اپنے اپنے اشعار میں کرتا تھا اور اپنے جہتوں کو ان دیوان یا دگاردوں کا ذکر کر کے آنسو بہاتا تھا عرب جاہلیت کے قصائد کا آغاز عموماً انہیں دیوان بستیوں سے نوحہ خوانی سے ہوتا ہے۔

عرب کی اکثریت کا پیشہ گلہ بانی تھا۔ ان کی دولت اونٹ، بھیڑ، بکری اور گھوڑے سے عبارت تھی یہ وہ معاش ان کی عام ضروریات کو اکتفاء نہ کرتی تھیں۔ اس لئے شکار ان کا محبوب مشغلہ تھا۔ جس سے روزی بھی ہاتھ آتی تھی اور سپاہیانہ جوہر کی آبیاری بھی ہوتی رہتی تھی۔ اس لئے لوٹ مار ان کے لئے متبادل ذریعہ معاش کی حیثیت رکھتا تھا۔ اس تنگ معاش اور افلاس سے عربوں میں صبر و تحمل اور ناسازگار حالات میں زندگی گزارنے کا سلیقہ پیدا ہوا۔ اور جفاکشی، استقلال و سخت کوشی کے جذبات پروان چڑھے۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ عربوں کی فطرت کو اونٹ سے مناسبت ہے اور جو آب و ہوا اونٹ کو اس آئے گی۔ وہی انہیں بھی موافق ہوگی۔ اسی طرح سرد کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھجور ان کی بہن ہے عربوں کی سیرت پر اونٹ کی جفاکشی تحمل اور بردباری کے اثرات نمایاں ہیں۔ اسی طرح کھجور جو صحرائی انتہائی نامساعد آب و ہوا میں بھی سرسبز اور فطرت کی قسم ظریفیوں میں بھی زندہ رہتی ہے۔ عربوں کے کردار کی عکاسی کرتی ہے اسی کے ساتھ اگر بقول پردنیر حلی ^۱ ریگ زار عرب کو بھی شال کر لیا جائے تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ اونٹ

۱۔ 23، 24، 25، 26، 27، 28، 29، 30، 31، 32، 33، 34، 35، 36، 37، 38، 39، 40، 41، 42، 43، 44، 45، 46، 47، 48، 49، 50، 51، 52، 53، 54، 55، 56، 57، 58، 59، 60، 61، 62، 63، 64، 65، 66، 67، 68، 69، 70، 71، 72، 73، 74، 75، 76، 77، 78، 79، 80، 81، 82، 83، 84، 85، 86، 87، 88، 89، 90، 91، 92، 93، 94، 95، 96، 97، 98، 99، 100، 101، 102، 103، 104، 105، 106، 107، 108، 109، 110، 111، 112، 113، 114، 115، 116، 117، 118، 119، 120، 121، 122، 123، 124، 125، 126، 127، 128، 129، 130، 131، 132، 133، 134، 135، 136، 137، 138، 139، 140، 141، 142، 143، 144، 145، 146، 147، 148، 149، 150، 151، 152، 153، 154، 155، 156، 157، 158، 159، 160، 161، 162، 163، 164، 165، 166، 167، 168، 169، 170، 171، 172، 173، 174، 175، 176، 177، 178، 179، 180، 181، 182، 183، 184، 185، 186، 187، 188، 189، 190، 191، 192، 193، 194، 195، 196، 197، 198، 199، 200، 201، 202، 203، 204، 205، 206، 207، 208، 209، 210، 211، 212، 213، 214، 215، 216، 217، 218، 219، 220، 221، 222، 223، 224، 225، 226، 227، 228، 229، 230، 231، 232، 233، 234، 235، 236، 237، 238، 239، 240، 241، 242، 243، 244، 245، 246، 247، 248، 249، 250، 251، 252، 253، 254، 255، 256، 257، 258، 259، 260، 261، 262، 263، 264، 265، 266، 267، 268، 269، 270، 271، 272، 273، 274، 275، 276، 277، 278، 279، 280، 281، 282، 283، 284، 285، 286، 287، 288، 289، 290، 291، 292، 293، 294، 295، 296، 297، 298، 299، 300، 301، 302، 303، 304، 305، 306، 307، 308، 309، 310، 311، 312، 313، 314، 315، 316، 317، 318، 319، 320، 321، 322، 323، 324، 325، 326، 327، 328، 329، 330، 331، 332، 333، 334، 335، 336، 337، 338، 339، 340، 341، 342، 343، 344، 345، 346، 347، 348، 349، 350، 351، 352، 353، 354، 355، 356، 357، 358، 359، 360، 361، 362، 363، 364، 365، 366، 367، 368، 369، 370، 371، 372، 373، 374، 375، 376، 377، 378، 379، 380، 381، 382، 383، 384، 385، 386، 387، 388، 389، 390، 391، 392، 393، 394، 395، 396، 397، 398، 399، 400، 401، 402، 403، 404، 405، 406، 407، 408، 409، 410، 411، 412، 413، 414، 415، 416، 417، 418، 419، 420، 421، 422، 423، 424، 425، 426، 427، 428، 429، 430، 431، 432، 433، 434، 435، 436، 437، 438، 439، 440، 441، 442، 443، 444، 445، 446، 447، 448، 449، 450، 451، 452، 453، 454، 455، 456، 457، 458، 459، 460، 461، 462، 463، 464، 465، 466، 467، 468، 469، 470، 471، 472، 473، 474، 475، 476، 477، 478، 479، 480، 481، 482، 483، 484، 485، 486، 487، 488، 489، 490، 491، 492، 493، 494، 495، 496، 497، 498، 499، 500، 501، 502، 503، 504، 505، 506، 507، 508، 509، 510، 511، 512، 513، 514، 515، 516، 517، 518، 519، 520، 521، 522، 523، 524، 525، 526، 527، 528، 529، 530، 531، 532، 533، 534، 535، 536، 537، 538، 539، 540، 541، 542، 543، 544، 545، 546، 547، 548، 549، 550، 551، 552، 553، 554، 555، 556، 557، 558، 559، 560، 561، 562، 563، 564، 565، 566، 567، 568، 569، 570، 571، 572، 573، 574، 575، 576، 577، 578، 579، 580، 581، 582، 583، 584، 585، 586، 587، 588، 589، 590، 591، 592، 593، 594، 595، 596، 597، 598، 599، 600، 601، 602، 603، 604، 605، 606، 607، 608، 609، 610، 611، 612، 613، 614، 615، 616، 617، 618، 619، 620، 621، 622، 623، 624، 625، 626، 627، 628، 629، 630، 631، 632، 633، 634، 635، 636، 637، 638، 639، 640، 641، 642، 643، 644، 645، 646، 647، 648، 649، 650، 651، 652، 653، 654، 655، 656، 657، 658، 659، 660، 661، 662، 663، 664، 665، 666، 667، 668، 669، 670، 671، 672، 673، 674، 675، 676، 677، 678، 679، 680، 681، 682، 683، 684، 685، 686، 687، 688، 689، 690، 691، 692، 693، 694، 695، 696، 697، 698، 699، 700، 701، 702، 703، 704، 705، 706، 707، 708، 709، 710، 711، 712، 713، 714، 715، 716، 717، 718، 719، 720، 721، 722، 723، 724، 725، 726، 727، 728، 729، 730، 731، 732، 733، 734، 735، 736، 737، 738، 739، 740، 741، 742، 743، 744، 745، 746، 747، 748، 749، 750، 751، 752، 753، 754، 755، 756، 757، 758، 759، 760، 761، 762، 763، 764، 765، 766، 767، 768، 769، 770، 771، 772، 773، 774، 775، 776، 777، 778، 779، 780، 781، 782، 783، 784، 785، 786، 787، 788، 789، 790، 791، 792، 793، 794، 795، 796، 797، 798، 799، 800، 801، 802، 803، 804، 805، 806، 807، 808، 809، 810، 811، 812، 813، 814، 815، 816، 817، 818، 819، 820، 821، 822، 823، 824، 825، 826، 827، 828، 829، 830، 831، 832، 833، 834، 835، 836، 837، 838، 839، 840، 841، 842، 843، 844، 845، 846، 847، 848، 849، 850، 851، 852، 853، 854، 855، 856، 857، 858، 859، 860، 861، 862، 863، 864، 865، 866، 867، 868، 869، 870، 871، 872، 873، 874، 875، 876، 877، 878، 879، 880، 881، 882، 883، 884، 885، 886، 887، 888، 889، 890، 891، 892، 893، 894، 895، 896، 897، 898، 899، 900، 901، 902، 903، 904، 905، 906، 907، 908، 909، 910، 911، 912، 913، 914، 915، 916، 917، 918، 919، 920، 921، 922، 923، 924، 925، 926، 927، 928، 929، 930، 931، 932، 933، 934، 935، 936، 937، 938، 939، 940، 941، 942، 943، 944، 945، 946، 947، 948، 949، 950، 951، 952، 953، 954، 955، 956، 957، 958، 959، 960، 961، 962، 963، 964، 965، 966، 967، 968، 969، 970، 971، 972، 973، 974، 975، 976، 977، 978، 979، 980، 981، 982، 983، 984، 985، 986، 987، 988، 989، 990، 991، 992، 993، 994، 995، 996، 997، 998، 999، 1000

۲۱۔ مثلاً سبعة معلقة کا پہلا، دوسرا، تیسرا، چوتھا اور چھٹا قصیدہ دوفیرہ۔

۲۲۔ بلاذری، فتوح البلدان، ص ۲۷۵ مطبوعہ قجاریہ کبریٰ مصر ۱۹۵۹ء

کھجور اور ریگ ایسی تخلیق ہے جس سے عربوں کی سیرت و کردار کی تشکیل ہوتی ہے اور ان کے مطالعے کے بغیر عربوں کی سیرت کا اندازہ لگانا آسان نہیں ہے۔

عرب تنگی پریشانی سے زندگی گزارنے کے باوجود سیرتِ عظیم، فیاض اور مہمان نواز تھے۔ وہ خود بھوکا رہنا گوارا کر لیتے تھے مگر ہمان کو شکم سیر دیکھنا چاہتے تھے۔ ہمان سے خندہ پیشانی سے ملا ضروری سمجھا جاتا تھا۔ اور اگر ایسا نہ کیا جائے تو اسے بہت بڑی بد اخلاقی خیال کیا جاتا تھا۔ عام قاعدہ یہ تھا کہ آبادی کے باہر کسی بلند مقام پر رات کو لوگ جلاتے تھے کہ کوئی گم کردہ راہ مسافر اذھر آنکھ تو اسے راہ مل جائے اور قبیلے کا ہمان بنے وہ اس بات پر فخر کرتے تھے کہ رات کو آنے والے مسافروں کے لئے ان کی آگ کبھی نہیں بجھتی تھی اور برابر روشن رہتی ہے۔

عربوں کی سیرت کا دوسرا نمایاں وصف یہ ہے، حق جوار (ہمسایگی کے حق) کا لحاظ اور جسے پناہ دیدی اس کی حفاظت سے کسی حالت میں کنارہ کشی نہ کرنا۔ اگر جانی دشمن اور فوج کا بیاسا بھی کسی کی پناہ میں آجائے تو اس کی حفاظت انفرادی اور قبائلی ذمہ داری بھی جاتی تھی۔ اس میں کبھی اتنا غلو کیا جاتا۔ وحشی جانوروں کو بھی پناہ دی جاتی تھی اور پیران کا شکار کرنا گویا پناہ دہندہ سے جنگ کا خطرہ مول لینا ہوتا تھا۔ ایسے بھی واقعات ملے ہیں کہ اگر کسی موذی جانور کو مارنے کے لئے کھد بڑا گیا اور اس نے کسی خیمے میں پناہ لے لی تو پھر اسے مارنا صاحبِ خیمہ سے برسرِ پیکار ہونے کے مترادف ہوتا تھا۔

عرب کے کردار کا ایک پہلو ایفائے عہد بھی تھا۔ وعدے کو پورا کرنا اور قول دے کر اس پر جسے رہنا اس کی فطرتِ ثانیہ تھا۔ ایسے واقعات نادر الوقوع نہیں کہ ایفائے وعدہ کی خاطر اپنی یا اپنے چیمپیتوں کی جان سے ہاتھ دھونا پڑا یا بڑی سے بڑی طاقت سے ٹکرنا پڑا۔ عرب جاہلیہ میں کتنے ایسے اشخاص گزرے ہیں جنہوں نے ایفائے عہد میں نام پیدا کیا۔ حجاز کے یہودی سردار رسول بن عاد یا کو جو تیماء بن الابطی الغزنامی قلعہ کا مالک تھا اور وفائے عہد میں ضرب المثل ہے اس لئے شہرت حاصل ہے کہ اس نے بیٹے کو زبان کر دیا مگر بد عہدی نہ کی۔ اسی طرح ذی قار کی جنگ بھی اسی لئے ہوئی کہ بنی بکر کے سردار ہانی نے بد عہدی کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

۱۔ ابوتام، طائی، الحجاز، مطبوعہ جالید ۱۹۱۶ء، ۲۹: (سوال بن عاد یا کا بشر، دما، خلدت، تارک، نادون طارق۔ ولاذ مثنائی

المدائیں مزین، ۱: ۲۷، NICHOLSON, A LITERARY HISTORY OF THE ۱۹۱۶ء، المختصر فی اخبار البشر،

۱: ۱، ۱: ۱، الحجاز، الحجاز، مطبوعہ قیامیہ کبریٰ (نگیہ کا واقعہ) ARABS ۱۹۶۹، PAGE ۵۹، مصر ۱۳۳۲ء، ص ۵۳

صحرائی آزاد فضا میں پردریش اپنے دلے عرب خود داری اور عزت نفس کی صفات سے بھی بہرہ ور تھے ان کی گردنیں بڑے بڑے جابر گردن کش حکمرانوں کے سامنے نہ ٹھکیں اور ذلت کے ہلکے سے احساس سے بھی ان کی رگ و جھیت پھرک اٹھتی تھی اور سردھڑکی بازی لگانے سے کوئی چیز انھیں روک نہ سکتی تھی۔ حیو کے کجی امراء کے دربار میں حاضری دینے والے عرب اگر رئیس کے طرز عمل میں کسی توہین کا پہلو پاتے تو مرنے مارنے کے لئے تلے جاتے تھے۔ چنانچہ مشہور کجی حکمران مرد بن ہند کو اپنے اسے طرز عمل کی پاداش میں، جس سے ایک عرب سردار عمرو بن کلثوم کی ماں کی ذلت کا پہلو نکلتا تھا، جان سے ملتا دھونا پڑا تھا۔ عربوں کی تاریخ میں یہ کوئی نادرا لوقوع واقعہ نہیں ہے۔

عربوں کی عظمت کا ایک رُخ یہ بھی ہے کہ وہ مساوات کے دلدلہ تھے اور قبیلے کے تمام افراد دولت و ثروت کے امتیاز کے بغیر مساوی سمجھے جاتے تھے۔ سب عزت دار تھے اور کسی کے مقابلے میں ان کی حیثیت پست نہ تھی۔ شیخ قبیلے تو بزرگ خاندان کے بمنزلہ ہوتا تھا، یقیناً مطلع اور قابل احترام تھا مگر قبیلے کے دوسرے افراد سے برتر نہ تھا۔

شعر و شاعری عربوں کی زندگی کا لازمی جزو تھی، کوئی قبیلہ ایسا نہ تھا جس میں متعدد اچھے شاعر موجود نہ ہوں۔ شاعر اپنے قبیلے کا قومی مورخ تھا جو قبائلی روایات کو شعر کے قالب میں ڈھال کر محفوظ کر دیتا تھا شاعر اپنے قبیلے کا بھائی تھا اس کی عزت و شرف کا نگہ بان تھا اور اس کے فخر و مباہات کا ذریعہ، قومی جوش ابھارنے میں، ذلت و رسوائی سے بچانے میں اور دشمنوں کی ہجو میں اس کی زبان نوک و خنجر سے زیادہ تیز، اس کے اشعار تلوار سے زیادہ برل اور اس کے الفاظ تیر سے زیادہ دلوں میں چبھ جانے والے ہوتے تھے۔ عرب جاہلیت کے اشعار اس کی قومی تاریخ ہیں۔ عربوں کے اخلاق، کردار اور سیرت کی حقیقی جاگتی تصویریں دیکھنی ہوں تو ان کے اشعار کا مطالعہ کیجئے۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ الشعر دیوان العرب،

شعر و شاعری کے بعد خطابت کا دوسرا خطیب اپنے شعلہ بار الفاظ سے بھجے ہوئے دلوں کو گرمادیتے تھے اور اپنی پسند و موعظت کی باتوں سے دنیا کی بے ثباتی کے نقشے کھینچ دیتے تھے عرب جاہلیت کے بیشتر خطبات

1 A History of the Arabs pp. 109-110

2 P. 28 A History of the Arabs

3 P. 95 A History of the Arabs و التمدین، فجر الاسلام، مطبوعہ النبعة المصریہ ۱۹۶۵ء ص ۵۷۔

زمانہ کی دست و برد سے محفوظ نہ رہے اور پورے بھی ان کی اکثریت عباسی دور کے وضائیں کی دسیسہ کاری کا نتیجہ ہیں۔ مگر پھر بھی نس بن کا عدہ ایادی وغیرہ کے جوستہ جستہ قفر سے محفوظ رہ گئے ہیں آج بھی کم اثر انگیز نہیں ہیں۔ لے

یوں کے کردار کا نمایاں معمران کی انفرادیت تھا۔ ان کی وفاداری کا دائرہ ان کی ذات، ان کے فائدان اور قبیلے تک محدود ہوتا تھا۔ کوئی اجتماعی تقور اور ملی شعور ان میں موجود نہ تھا۔ اسی لئے قبائلی مصیبت انھیں معمولی معمولی باتوں پر لڑائی تھگڑے پر اکساتی رہتی تھی۔ اور بات بات پر لڑنے ان کا قومی شعور بن چکا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ تھا کہ ایک طویل اور فتنم جنگ کا سلسلہ تھا جو پشتہ پشتہ تک جاری رہتا تھا اور جس کی لپیٹ میں اگر ملک کا امن و امان تہہ و بالا ہو جاتا تھا اور ملی وحدت کا دامن تار تار ہو کر رہ جاتا تھا۔

لوٹ مار جسے بہادری کی علامت اور قبائلی فخر و مباہات کا ذریعہ سمجھا جاتا تھا۔ مزید انتشار اور بد نظمی کا باعث تھی۔ غافل دشمن پر ٹوٹ پڑنا آگنا آگنا اسے زندگی کی نعمتوں، ادب، بھیڑ بکری، زردوزن، سے محروم کر دینا، اور پھر اس پر فخر کرنا روزمرہ کی بات اور زندگی کے معمولات میں محسوب ہوتے تھے۔

بے جا قبائلی فخر، کبر و نخوت اور ہم چوں من دیگرے نیست کا جذبہ علاقوں اور دشمنیوں کو دیرینہ اور نچرے کرنے میں سب سے زیادہ معاون و محرک ثابت ہوتا تھا۔ دوسروں کو اپنے سے حقیر سمجھنے اور انھیں مد مقابل نہ مگر دہنے کا جذبہ مضحکہ فیز حد تک اور حماقت کا سطح تک پہنچ جاتا تھا۔ یہ بات دلچسپی کی ہوگی کہ بنو ربیعہ کا مشہور سردار کلیب اپنے دشمن جساس کے ہاتھوں صرف اس لئے مارا گیا کہ وہ اسے اپنا مد مقابل نہ سمجھتا تھا اور جب جساس نے اس کے پیچھے آکر اسے للکارا تو اس نے مڑے بغیر جواب دیا کہ سامنے آکر بات کرے کہ مڑ کر اس کی جانب دیکھنا کلیب کے خیال میں توہین کی بات تھی۔ اسی توہین کے احساس نے اسے مڑ کر دیکھنے سے باز رکھا اور دشمن کا برہنہ اس کے سینے کے پار ہو گیا۔ جنگ بد کا یہ واقعہ تو ہم سب کے علم میں ہے کہ جب ابو جہل دو الفارسی نوجوانوں کے وار سے زخمی ہو کر مرنے لگا تو یہ جان کر کہ اس کے قاتل مدینہ کے کسان ہیں اسے مرنے سے زیادہ اس ذلت کا صدمہ ہوا۔ لے

لے تاریخ القرآن الاسلامی ج ۳ ص ۳۴۷ ۲ حسن اہل ایم حسن، تاریخ الاسلامی السیاسی ۱: ۵۴۷ مطبوعہ

النبضۃ المصریہ ۱۹۵۶ء و امام بخاری، المصحح ۲: ۵۷۳، مطبوعہ اصح المطابع، کراچی ۱۳۸۱ھ

جذبہ انتقام جس کی بنیاد قبائلی عصبیت پر تھی باپ سے بیٹے اور بیٹے سے اس کے بیٹے کو خون کا بدلہ لینے پر اکساتا رہتا تھا۔ مقتول کا بدلہ لینا ہنایت مزدوری خیال کیا جاتا تھا۔ اس میں قاتل کی شرط نہ تھی۔ اس کے قبیلے کے کسی بے گناہ شخص کو بھی مار کر مقتول کے خون کا انتقام لیا جاسکتا تھا یہ انتقام جسے شمار کہتے تھے عداوت و نفرت کی ایسی قضاء قائم کر دیتا تھا جو کئی پشتوں تک باقی رہتی تھی۔ اس سلسلے میں قیس بن خلیم کا واقعہ ذہن میں رکھنے کے قابل ہے جس کی ماں نے اس سے یہ بات چھپائی تھی کہ اس کا باپ خلیم اور دادا عدی دشمنوں کے ہاتھیں مارے گئے تھے اور اپنے صحن میں ان کی فرضی قبریں بنا رکھی تھیں مگر جب قیس کو حقیقت حال کا علم ہوا تو اس نے باپ دادا کے قاتلوں کے خاندان سے بدلہ چکایا اور فریہ اشعار لکھے جو ابونہام کی حماسہ میں آج تک محفوظ ہیں۔^۱

عروں میں شراب نوشی عام تھی اور بہت محضرات ایسے تھے جو اس لعنت سے محفوظ تھے۔ شراب پی کر لڑنا ہلکے لڑنا اور بدافلاقیوں کا ارتکاب کرنا اُن کی باتیں تھیں، جو شراب کی غلبین جھپٹیں تھیں ان کے ذکر سے عرب اشعار بھرے پڑے ہیں۔^۲

شراب کے ساتھ قمار بازی (جوئے) کی لعنت بھی عام تھی اور بڑی بڑی شہر میں بدی جاتی تھیں اسی طرح گھڑ دوڑیں بھی شہر میں بدی جاتی تھیں۔ بتوں سے بھی استخار کیا جاتا تھا اور فال کے تیر نکالے جاتے تھے۔^۳ معاشرے میں عورت کو غایاں مقام حاصل تھا اور جس طرح لوگ اپنے باپ پر فخر کرتے تھے ماں پر بھی فخر کرتے تھے۔ بعض قبائلی تقسیمیں باپ کے بجائے ماں سے منسوب تھیں۔ مثلاً مغز کی دہ شام جو قریش، کنانہ، ذیل، اسد اور تیم پر مشتمل تھی ماں کی نسبت سے بنو نذف کہلاتی تھی۔ ایسی عورتوں کو بوکثیر العیال ہوں دوسری عورتوں پر یک گونہ نفوذ حاصل ہوتا تھا۔ عورتوں سے خاندان کے معاملات میں مشورے کئے جاتے تھے اور ان کی رائے کو وقعت دی جاتی تھی۔ اس طرح بعض خواتین نکاح سے پہلے اپنے شہروں سے حق طلاق حاصل کرتی تھیں۔ عورتوں کو کار بار تجارت کا بھی حق حاصل تھا۔ بعض اوقات لڑکیوں سے شادی بیاہ کے دست مشورہ بھی لیا جاتا تھا۔ نکاح کا جو طریقہ عرب میں عام طور سے رائج تھا وہ یہ تھا کہ عورت کے گھر والوں کو پیغام دیا

۱ صحابہ ۱: ۲۸، ۵۰۔ ۲ مثلاً واقعہ برج بن مسہر الطائی ۱: ۲۱۰، ۲۱۱

۳ تاریخ الاسلام السیاسی ۱: ۶۵۶، ۶۵۷، السیرت النبویة ۱: ۱۶۰، ۱۶۱، السید سلیمان ندوی، سیرت النبیؐ ۴: ۲۸۳، مطبوعہ اعظم گڑھ ۱۹۶۸ء۔

جاتا اور منظوری کی صورت میں نکاح کر دیا جاتا تھا۔ طلاق کا حق عموماً مردوں کو ہوتا تھا۔ عورت ہر کی بھی مقدار تھی۔ بعض حالات میں مرد طلاق کو معلق کر دیتے تھے اور نہ تو ہر ادا کرتے تھے نہ عورت کو دوسری شادی کرنے دیتے تھے لیکن ایسے واقعات کم ہی ہوتے تھے ایک سے زیادہ شادی کا رواج تھا اور عورتوں کی تعداد پر پابندی نہ تھی، اسی طرح بعض قبائل میں خواتین کی بھی پابندی نہ کی جاتی تھی۔ نکاح کے بعد ناشائستہ طریقے بھی رائج تھے مگر انھیں عام طور سے اچھا نہ سمجھا جاتا تھا۔ اسی طرح بعض قبائل خصوصاً بنو سدا و تمیم میں لڑکیوں کو پیدا ہوتے ہی زندہ گاڑ دینے کی بری رسم بھی تھی۔ بعض قبائل ناداری کے خوف سے بچوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے۔ قرآن حکیم نے اس کی سختی سے مخالفت کی اور ایسا کرنے والوں کو عذاب کی وعید دی۔ سو پہلی اڑن سے نکاح سے اکاد کا داتے بھی ملتے ہیں اور ایسے نکاح کو نکاح المت (حرام نکاح) کہتے تھے اور اسے بالعموم نہایت معیور خیال کیا جاتا تھا۔ ایسا نہیں تھا کہ یہ رسم رائج و شائع تھی اور اسے عمومیت حاصل تھی بلکہ

معاشرے کی وحدت قبیلہ تھا جس کی متعدد ذیل شاخیں تھیں۔ ہر قبیلے میں دو قسم کے افراد ہوتے تھے، ایک صریح یعنی ایسے آزاد جو آپس میں خون کے رشتے میں منسلک ہوتے تھے اور قبیلے سے ان کا تعلق نسب و نسل کی بنیاد پر ہوتا تھا۔ دوسرے وہ لوگ ہوتے تھے جو غیر صریح کہلاتے تھے یعنی قبیلے سے ان کے تعلق کی نوعیت کسی معاہدے یا ممولات کی ہوتی تھی۔ دوسرے قبیلے کے آزاد جو کسی انھنی قبیلے کے ساتھ رہ پڑتے تھے طہلت اور آزاد شدہ غلام مولیٰ کی حیثیت سے قبیلے کے غیر صریح افراد شمار ہوتے تھے۔ ان لوگوں کے حقوق صریح افراد سے کم ہوتے تھے اور ان کی دیت بھی صریح کی دیت کی نصف ہوتی تھی قبیلے میں آزاد افراد کے علاوہ غلاموں کی خاصی تعداد بھی ہوتی تھی۔ لڑائیوں میں پکڑے ہوئے، اغوا کئے ہوئے اور خریدے ہوئے آزاد (مرد زن) اس طبقے میں شامل ہوتے تھے اور انھیں عموماً معاشرے میں سب سے ذلیل سمجھا جاتا تھا ہر قسم کی محنت و مشقت ان کا مقدر ہوتی تھی بلکہ

شہروں میں بختہ مکانات بھی ہوتے تھے اور کچے بھی، مدینے میں کئی کئی منزلوں کے مکانات ہوتے تھے بعض تو قلعے کی صورت کے ہوتے تھے اور اہم کہلاتے تھے مگر میں شہر کے باہر تو نیریاں بھی تھیں جن میں وہ لوگ ہوتے تھے جن کا تعلق قبیلہ قریش سے نہیں تھا۔ قببات اور غیر مستقل بستیوں میں ان اور چرے کے خیمے ہوتے تھے اور وہی رہائش کا کام دیتے تھے۔ حجاز میں تباء، خیبر، مدینہ وغیرہ میں یہود کے قلعے تھے جن میں ان کی مجموعی بستیاں تھیں۔ ۱۰